QUARTERLY, PEER REVIEWED
al-amir
ISSN(P): 2790-931X ISSN(E): 2790-9328
E-Mail: editor.alamir@gmail.com

ہم جنس پرستی کا معاصر بین الاقوامی رجحان اور اس کے محرکات واثرات: فکر اسلامی کے تناظر میں ایک تنقیدی جائزہ

Contemporary International Trend of Homosexuality and its Causes and Effects: A critical review in the context of Islamic thought

Muhammad Haroon
Ph.D Scholar, Dept. of Islamic Studies, University of Sargodha
Email: m.haroon2021@outlook.com
Muhammad Abrar
Ph.D Scholar, Dept. of Islamic Studies, University of Sargodha
Email: malikabrar708@gmail.com

No one can deny the fact that apart from food and drink, human beings also have sexual desires, and the satisfaction of these desires is also necessary for the human soul. While nature has taught man how to fulfill other needs of life, he has entrusted the method of marriage to fulfill the desires of the self which is not only self-satisfaction but also a high-quality status for the survival of humanity and the start of a family. But a so-called enlightened group of the contemporary age has abandoned this natural method and adopted an unnatural method like homosexuality, which is not only the basis of the moral evils spreading in the society but also the cause of many physical diseases. Moreover, the people who commit this sin also oppose the religious orders because in all the Semitic religions, this act has been declared as haram and a punishable crime, especially Islam has ordered to punish severely for committing this sin. So that people stay away from this sin. Despite knowing and understanding this fact, this epidemic has quickly engulfed many countries and today, not only various European and American countries of the world but also some Eastern nations have declared it legitimate. Although some forces are still strongly opposing to this practice but on the other hand, in many countries, these homosexuals are also taking the lead in legalizing this practice. After the introduction of homosexuality in different societies, what kind of effects have they had and to what extent have these countries given legal protection to homosexuals? Moreover, what is the rate of crime and diseases in these countries and how is the idea of homosexuality affecting all these matters? In addition, among the Semitic religions, how has Islam condemned this sin and what punishment has it

ordered for the perpetrators of this sin? This research paper is being written to address all these questions.

Keywords: Contemporary, International Trend, Homosexuality, Causes, Effects, Islamic thought.

تمہید:

اللہ تعالیٰ نے انسان کی دنیاوی زندگی کے گزر بسر کے لیے جو الہامی قوانین مقرر کیے ہیں وہ فطرت انسانی کے عین مطابق ہیں اور انہی قوانین کی اہمیت کو واضح کرنے اور ان پر عمل درآمد کے طریقے سکھانے کے لیے ہر دور میں ہر قوم میں انبیاء کرامؑ کو مبعوث فرمایا گیا۔ انہی الہامی اور فطری قوانین میں سے ایک اہم قانون نکاح کا ہے جو کہ جنسی خواہشات کی تسکین کے ساتھ نسل انسانی کی بقاء کا بھی ضامن ہے۔ نکاح کا ضابطہ ہر قوم اور ہر تہذیب میں رائج رہا ہے اور یہی انسان کا فطری قانون بھی ہے۔ چشم فلک اس بات کی گواہ ہے کہ جب جب انسان نے ان فطری اور الہامی قوانین سے روگردانی اختیار کی جو کہ ان کے مالک حقیقی نے ان کے لیے وضع فرمائے تھے تب تب انسان کو ذلت اور پستی کا سامنا کرنا پڑا۔ عصر حاضر میں بھی ایک نام نہاد روشن خیال طبقے کا یہ ماننا ہے کہ انسان چونکہ مطلقاً آزاد پیدا ہوا ہے لہٰذا اسے جنسی خواہشات کی تسکین میں بھی مکمل آزادی ہے اور وہ جہاں سے چاہے ان خواہشات کو پورا کر سکتا ہے۔ اسی نظریہ کے زیر اثر ایک گروہ نے ہم جنس پرستی کو جائز سمجھ کر خواہشاتِ نفس کی تسکین کا ذریعہ بنالیا۔ اس نظریہ کے معرض وجود میں آنے کے بعد ابتدائی طور پر تو اس کی مخالفت کی گئی مگر بعد ازاں کئی ممالک میں اس وباء نے اپنے پنجے گاڑ لیے جس کے بعد ان ممالک میں کئی طرح کے مسائل سامنے آئے ہیں جن کا تذکرہ ذیل میں کیا جائے گا۔ لیکن اس کی عالمی صورتحال اور نقصانات کو واضح کرنے سے پہلے ہم جنس پرستی کا مفہوم سمجھنا بہت ضروری ہے۔

ہم جنس پرستی کا مفہوم:

ہم جنس پرستی (Homosexuality) کا لفظ دراصل یونانی لفظ ہوموس (Homos) سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے "ایک جیسا"[1] اسی سے پھر لفظ Homosexuality بنا جس کا مطلب ہے اپنی ہی جنس سے متعلق رومانوی کشش محسوس کرنا۔ ہم جنس پرستوں میں سے وہ مرد جو دوسرے مردوں کی طرف رجحان رکھتے ہوں خود کو (Gay) کہتے ہیں جبکہ وہ عورتیں جو دوسری عورتوں کی طرف ایسا رجحان رکھتی ہوں وہ (Lesbian) کہلواتی ہیں۔ مردوں کے باہمی جنسی رجحان کو سدومیت بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس رجحان کی ابتداء حضرت لوط علیہ السلام علیہ السلام کی قوم سے ہوئی تھی اور حضرت لوط علیہ السلام علیہ السلام کو سدوم بستی کی طرف مبعوث کیا گیا تھا۔

ہم جنس پرستی کی تعریف عموماً ان الفاظ میں بیان کی جاتی ہے:

"ہم جنس پرستی ایک ہی جنس یا صنف کے حامل افراد کے مابین پائے جانے والی رومانوی کشش، جنسی کشش یا جنسی رویہ ہے۔"[2]

اس رجحان کے حامل افراد کو دو گروہوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک وہ گروہ اپنی صنفی شناخت کے حامل افراد کے ساتھ ساتھ مخالف جنس کی طرف بھی رجحان رکھتا ہے اور دوسرا وہ جس کا رجحان صرف اپنی جنس کی طرف ہی ہوتا ہے۔ میڈیکل سائنس کے محققین یعنی

---

[1] www.webmd.com, What is homosexuality, Accessed on 03 November 2023 https://www.webmd.com/sex/what-is-homosexuality

[2] American psychological association, *Sexual orientation, Homosexuality and bisexuality*, accessed on 03 November 2023

سائنس دان اس طرح کے رجحان کی وجوہات کے بارے میں کوئی حتمی رائے دینے سے قاصر ہیں لیکن ان کا خیال ہے کہ اس رجحان کی ایک وجہ جینیاتی، ہارمونی اور ماحولیاتی اثرات کا تعامل ہے۔

ہم جنس پرستی کی تاریخ:

ہم جنس پرستی جدید نظریہ نہیں ہے بلکہ اس کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ اس خباثت کا آغاز سب سے پہلے لوط علیہ السلام کی قوم نے کیا۔ لوط علیہ السلام جس بستی کی طرف مبعوث کیے گئے اس کا نام سدوم تھا۔ اس بستی کے لوگ اپنی نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے عورتوں کی بجائے مردوں اور بالخصوص نوجوان لڑکوں سے اختلاط کرتے تھے۔ جس وقت سدوم کے لوگ اس برائی میں مبتلا تھے اس وقت دیگر اقوام عالم میں اس برائی کا رواج نہیں تھا۔ اہل سدوم ہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اس غیر فطری اور ناپاک عمل کو ایجاد کیا۔ اس بستی کی نسبت سے ہی اس عمل کو عام طور پر سدومیت کہا جاتا ہے۔ بعض لوگ اس فعل کو "لواطت" کے نام سے موسوم کرتے ہیں لیکن اس عمل کو لواطت کے نام سے موسوم کرنا صحیح نہیں کیونکہ یہ ایک نہایت غلط بات ہو گی کہ ایسے قبیح عمل کی نسبت حضرت لوط (علیہ السلام) کی طرف کی جائے۔ لہٰذا اس عمل کو سدومیت کے نام سے ہی موسوم کرنا چاہیے کیونکہ اس فعل کا ارتکاب کرنے والے دراصل سدوم بستی کے لوگ تھے۔

سید ابوالاعلیٰ مودودی قوم لوط علیہ السلام کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں:

> "یہ قوم اس علاقہ میں رہتی تھی جسے آج کل شرق اردن (Trans Jordan) کہا جاتا ہے اور عراق و فلسطین کے درمیان واقع ہے۔ بائبل میں اس قوم کے صدر مقام کا نام "سدوم" بتایا گیا ہے جو یا تو بحیرہ مردار کے قریب کسی جگہ واقع تھا یا اب بحیرہ مردار میں غرق ہو چکا ہے۔" [3]

قوم لوط علیہ السلام میں اس برائی کی ابتداء کے بارے میں سید احمد حسن محدث دہلوی لکھتے ہیں:

> "شیطان نے قوم لوط علیہ السلام کو بہکایا کہ غیر بستیوں کے جو لوگ آئیں، ان کے ساتھ جتنے نو عمر لڑکے ہوں ان لڑکوں سے بدفعلی کی جائے تو غیر لوگ تمہاری بستیوں میں ہرگز نہ آئیں گے۔ شیطان کے بہکانے سے اور خوبصورت لڑکا بن کر ان کو اغلام سکھانے سے انہوں نے ویسا ہی کیا۔ اور پھر ان میں وہ عادت جم گئی۔" [4]

لوط علیہ السلام علیہ السلام اور ان کی قوم کے بارے میں علامہ طبری لکھتے ہیں:

> اللہ تعالیٰ نے لوط علیہ السلام کو سدوم کی طرف مبعوث فرمایا۔ یہ لوگ اللہ کی نافرمانی کرنے والے اور بہت برے عیبوں میں مبتلا تھے۔ قرآن کریم میں ان کے بارے میں یوں ذکر ہے:

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ؁ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَاۗءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ؁ [5]

---

[3] Modudi, Abu Al'aala, Syed, *Tafheem-ul-Quran* (Lahore: Idara tarjuman-ul-Quran, May 2010), v2, p51

[4] Ahmad Hassan, Syed, *Ahsan-ul-Tafaseer* (Lahore: Al-Maktaba Al-Salfiya), v2, p273

[5] *Al-Araaf 7: 80,81*

"اور اسی طرح جب ہم نے لوط علیہ السلام کو پیغمبر بنا کر بھیجا تو اس وقت اپنی قوم سے کہا کہ تم ایسی بے حیائی کا کام کیوں کرتے ہو کہ تم سے پہلے اہل دنیا میں سے کسی نے اس طرح کا کام نہیں کیا۔ تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے شہوت رانی کرتے ہو حقیقت یہ ہے کہ تم بالکل ہی حد سے گزر جانے والے لوگ ہو۔"

ابن زید سے مروی ہے کہ جب کوئی مسافر وہاں سے گزرتا تو یہ لوگ اسے لوٹتے اور پھر اس کے ساتھ بد فعلی بھی کرتے۔"[6]

قوم لوط علیہ السلام کے انجام کے بارے میں علامہ طبری لکھتے ہیں:

"لوط علیہ السلام انہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف بلاتے اور انہیں برے کاموں سے منع فرماتے اور ان حرکات پر دردناک عذاب سے خبردار کرتے۔ مگر لوط علیہ السلام کا خبردار کرنا ان پر کوئی اثر نہ چھوڑ سکا بلکہ ان کی سرکشی اور گمراہی میں مزید اضافہ ہوا۔ اور وہ کہنے لگے اے لوط علیہ السلام!

ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ[7] (ترجمہ: اگر تم سچے ہو تو ہمارے اوپر اللہ کا عذاب لاؤ)

ان کے اس ردعمل سے تنگ آکر لوط علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ قوم کی سرکشی اور نافرمانی کے مقابلے میں میری مدد فرما۔"

"اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو قبول کر کے انہیں ہلاک کرنے کا فیصلہ کیا تو جبریل علیہ السلام کے ساتھ دو فرشتے بھیجے۔ بعض کہتے ہیں کہ ان میں سے ایک فرشتہ میکائیل علیہ السلام اور دوسرا اسرافیل علیہ السلام تھا۔ دونوں خوبصورت مردوں (ایسے لڑکے جن کی مسیں ابھی نہ بھیگی ہوں) کی شکل میں آئے۔ حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ فرشتے لوط علیہ السلام کے پاس آئے اور وہ اپنی زمین میں کام کر رہے تھے۔ ان فرشتوں سے کہا گیا تھا کہ اس بستی کو اس وقت تک ہلاک نہ کرو جب تک لوط علیہ السلام گواہی نہ دیں۔ چنانچہ فرشتے وہاں پہنچے اور لوط علیہ السلام سے عرض کیا "ہم ایک رات کے لیے آپ کے ہاں مہمان بننا چاہتے ہیں"۔ لوط علیہ السلام ان کو لے کر اپنے گھر کی طرف چل پڑے۔ تھوڑی دور جا کر کہنے لگے کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس بستی والے کیا فعل کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم پوری زمین پر ان سے زیادہ خبیث قوم میرے علم میں نہیں ہے۔ پھر انہیں لے کر آگے بڑھے۔ یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ لوط علیہ السلام کا گھر آگیا۔ جب لوط علیہ السلام کی بیوی نے ان نوجوانوں کو دیکھا تو بستی والوں کو بتانے چل نکلی اور قوم والوں کو بتایا کہ لوط علیہ السلام کے پاس ایسے خوبصورت (لڑکے) مہمان آئے ہیں کہ ایسے خوبصورت لڑکے میں نے کبھی نہیں دیکھے۔ یہ سننا تھا کہ پوری مجلس لوط علیہ السلام کے گھر کی طرف دوڑ پڑی۔ ابو جعفر سے مروی ہے کہ جب یہ لوگ پہنچے تو لوط علیہ السلام نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرے مہمانوں کے معاملہ میں مجھے رسوا نہ کرو، کیا تم میں کوئی ایک بھی شائستہ آدمی نہیں ہے۔ یہ میری (قوم کی) بیٹیاں ہیں اگر تم چاہو تو ان کا تم سے نکاح کر دیتا ہوں کیونکہ یہ تمہارے لیے پاکیزہ تر ہیں۔ قوم کے لوگ کہنے لگے کہ ہم نے تمہیں منع نہ کیا تھا کہ تم مردوں کو مہمان نہیں ٹھہرا سکتے اور تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ تمہاری (قوم کی) بیٹیوں سے ہم نے کچھ نہیں لینا۔ جب انہوں نے لوط علیہ السلام کی پیشکش کو قبول نہ کیا تو لوط علیہ السلام نے کہا "اے کاش! میرے پاس اتنی طاقت ہوتی کہ

---

[6] Tabri, Muhammad bin Jarir, *Tareekh-ul-Umam wal Malook* (Karachi: Nafees academy, April 2004), v1, p204

[7] *Al-Ankaboot 29:29*

تمہیں سیدھا کر دیتا یا کوئی مضبوط سہارا ہی ہوتا کہ اس کی پناہ لیتا"۔ جب اس صورتحال میں لوط علیہ السلام کا دل گھبرانے لگا تو فرشتوں نے اصل حقیقت بتاتے ہوئے کہا "اے لوط علیہ السلام! ہم تمہارے پروردگار کے فرشتے ہیں یہ لوگ ہرگز تم تک نہیں پہنچ سکتے۔ جب لوط علیہ السلام کو علم ہوا کہ مہمان اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں اور قوم کو ہلاک کرنے آئے ہیں تو ان سے کہا کہ انہیں ابھی ہلاک کر دو لیکن جبریل علیہ السلام نے کہا" ان کی ہلاکت کے لیے صبح کا وقت مقرر ہے اور کیا صبح کا وقت کچھ دور ہے؟ اور لوط علیہ السلام سے کہا کہ وہ رات کے وقت خود اور اپنے ماننے والوں کو لے کر بستی سے نکل جائیں اور کوئی پیچھے نہ دیکھے، سوائے لوط علیہ السلام کی بیوی کے، کیونکہ وہ ضرور پیچھے مڑ کر دیکھے گی۔ چنانچہ وہ چل پڑے اور جب عذاب کا مقررہ وقت آیا تو جبریل علیہ السلام نے اپنے پروں کے ساتھ زمین کو اٹھایا اور آسمان پر لے گئے یہاں تک کہ آسمان والوں نے مرغوں کی بانگیں اور کتوں کی آوازیں سنیں اور پھر اسے الٹا دیا اور اوپر سے پتھروں کی بارش کر دی۔ لوط علیہ السلام کی بیوی نے جب ہلاکت کا یہ منظر دیکھا تو پیچھے مڑ کر کہنے لگی ہائے میری قوم! اتنا کہتے ہی ایک پتھر اسے آکر لگا اور وہ وہیں ڈھیر ہو گئی۔"[8]

مذکورہ بالا واقعہ سے اس عمل کی خباثت اور وبال کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس ایک عمل کے باعث قوم لوط علیہ السلام کو اتنی سخت سزا دی گئی کہ ان کی بستی کو آسمان تک لے جا کر نہ صرف پلٹ دیا گیا بلکہ ان پر پتھر بھی برسائے گے۔ لیکن اس نشان عبرت کے باوجود بعد میں آنے والی قوموں میں چند لوگوں نے نہ صرف اس فعل کو پھر سے اپنایا بلکہ اس کی ترویج کے لیے باقاعدہ محنت صرف کی۔ مختلف ممالک میں ہم جنس پرستی کی مختصر تاریخ درج ذیل ہے۔

امریکہ میں ہم جنس پرستی کی تاریخ:

امریکہ میں ہم جنس پرستی کی بنیادیں بھی تاریخ سے ملتی ہیں خاص کر امریکی نوآبادی سے پہلے وہاں کے لوگوں میں ہم جنس پرستی تقریباً عام تھی اور والدین اپنے بچے کو ایسے رجحان کی اجازت دیتے تھے، اگر کوئی بچہ مخنث پیدا ہوتا تو اسے بھی اجازت تھی کہ وہ مرد کی جنس اپنائے یا عورت کی، پھر وہ جس جنس کا انتخاب کرتا اسی کے مطابق اس کی پرورش کی جاتی اور وہ اپنی جنس سے متعلق روایات کو سیکھتا رہتا۔[9] بعد ازاں ہسپانوی فاتحین نے جب مقامی باشندوں کو کھلے عام ہم جنس پرستی کرتے دیکھا تو وہ خوف زدہ ہوئے اور ایسے لوگوں کو سزائیں دینے کے لیے سخت قوانین بنائے۔ ان قوانین کی روشنی میں ہم جنس پرستوں کو سرعام قتل کرنے، جلانے اور کتوں کے آگے پھینک کر ٹکڑے ٹکڑے کروا دینے جیسی سزائیں دی جاتی تھیں۔[10]

---

[8] Muhammad bin Jarir Tabri, Tareekh-ul-Umam wal malook, v1, p205

[9] Glbtq.com, Pablo, Ben, *Latin America:Colonial*, accessed on 03 November 2023 https://web.archive.org/web/20071211012339/http://www.glbtq.com/social-

[10] Mártir de Anglería, Coello de la Rosa, Alexandre, *Good Indians, Bad Indians, What Christians? The Dark Side of the New World in Gonzalo Fernández de Oviedo y Valdés* (Delaware Review of Latin American Studies, 2002), v3, p2

1986ء تک امریکہ کی عدالت عظمیٰ کی طرف سے یہ اجازت تھی کہ کوئی بھی ریاست ہم جنس پرستی کو قابل سزا جرم قرار دے کر اس کے مرتکبین کو سزا دے سکتی ہے لیکن بعد ازاں 2003ء میں عدالت نے اس فیصلے کو ختم کر دیا۔[11]

1998ء میں امریکہ کی ایک ریاست ہوائی میں ہم جنس پرست افراد کے مابین شادیوں کے خلاف ایک آئینی ترمیم منظور کی گئی لیکن 2013ء میں ہم جنس پرستوں کی شادیوں کو قانونی حیثیت دینے کی منظوری دے دی گئی۔[12]

ان تاریخی شواہد پر نظر ڈالی جائے تو اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ امریکہ اس عمل کو قانونی حیثیت دینے سے قبل تذبذب کا شکار رہا ہے اور ایک طویل عرصے تک اس عمل کو قابل سزا جرم تصور کیا جاتا رہا ہے مثلاً ہسپانوی قانون کے تحت ایسے لوگوں کو مختلف سزائیں دی جاتی رہیں پھر بعد ازاں 1986ء میں ہونے والے فیصلے اور 1998ء میں ہم جنس پرستوں کے رشتوں کے خلاف منظور ہونے والی آئینی ترمیم اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے لیکن 2003ء میں سدومیت کی مجرمانہ حیثیت کے ختم ہونے کے بعد سے اس رجحان کو تیزی سے فروغ حاصل ہوا ہے۔

مشرقی ایشیا میں ہم جنس پرستی کی تاریخ:

ہم جنس پرستی کا رجحان نہ صرف مغربی ممالک میں موجود رہا بلکہ مشرقی ایشیائی ممالک کی قدیم تاریخ کا جائزہ لیا جائے تو اس میں بھی اس رجحان کے اثرات ملتے ہیں۔ منگ شاہی خاندان کی ادبی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو اس میں بھی مردوں کے درمیان باہمی تعلقات کو عورتوں کے ساتھ تعلقات کی نسبت زیادہ لطف اندوز قرار دیا گیا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ وانگ شونو سے لیو سانگ شاہی خاندان کی تحریروں سے اس بات کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ تیسری صدی عیسوی کے اواخر میں اس قوم میں ہم جنس پرستی کا رجحان اس قدر زیادہ اور عام تھا جتنا کہ مخالف جنس کی طرف رجحان۔[13]

چین میں اگر ہم جنس پرستی کی مخالفت کی بات کی جائے تو اس ضمن میں تاریخی حوالوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرون وسطیٰ میں جب تانگ راج خاندان کی حکومت تھی اس وقت اسلام اور عیسائیت کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کی وجہ سے چین میں ہم جنس پرستی کی مخالفت شروع ہو گئی لیکن آخری قون راج خاندان تک پوری طرح قائم نہیں رہ سکی۔[14]

مشرقی ایشیائی ممالک میں بالعموم اور چین میں بالخصوص اس رجحان کے کافی اثرات دکھائی دیتے ہیں لیکن فرق صرف یہ ہے کہ عام طور پر دیگر تہذیبوں میں جب اس عمل کی سخت مخالفت کی جاتی تھی اس وقت چینی تہذیب اس کو اپنائے ہوئے تھی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا تیسری صدی عیسوی کے اواخر میں لیو سانگ شاہی خاندان کے دور میں ہم جنس پرستی اتنی ہی عام تھی جتنی کہ مخالف جنس پرستی یعنی اگر

---

[11] Law.cornell.edu, Michael J. Bowers, *Attorney General of Georgia*, *Petitioner v. Michael Hardwick, and John and Mary Doe*, accessed on 03 November 2023. https://www.law.cornell.edu/supremecourt/text/478/186

[12] legacy.lambdalegal.org, *Baehr v. Miike*, accessed on 03 November 2023. https://legacy.lambdalegal.org/in-court/cases/baehr-v-miike

[13] Song Geng, *The Fragile Scholar: Power and Masculinity in Chinese culture* (Hong Kong, Hong Kong University Press), p144

[14] Rocke, Michael, *Forbidden Friendships: Homosexuality and Male Culture in Renaissance Florence* (New York: Oxford University Press, 1996), p254

کوئی مخالف جنس کے سات تعلقات استوار کرے پھر بھی ٹھیک تھا اور اگر کوئی ہم جنس پر ستی کرے تو اسے بھی معیوب نہیں سمجھا جاتا تھا۔

یورپ میں ہم جنس پر ستی کی تاریخ:

ہم جنس پر ستی کے حوالے سے یورپ کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہو تا ہے کہ دنیا کے دیگر علاقوں کی طرح یورپ میں بھی ہم جنس پر ستی عام تھی بلکہ عورتوں کے ساتھ ساتھ مر دوں سے ہم جنس پر ستی کرنا ایک مر د کی خوشگوار زند گی کی علامت سمجھا جاتا تھا۔ یورپ میں ایک وقت تک اس عمل کو فائدہ مند عمل بھی قرار دیا گیا کیونکہ اس عمل کو بڑھتی ہوئی آبادی پر قابو پانے کا ایک طریقہ سمجھا جاتا تھا اگرچہ کبھی کبھار اس کے نقصانات بھی زیر بحث لائے جاتے تھے۔ افلاطون جسے فلسفہ کی دنیا میں بے انتہا شہرت حاصل ہوئی اس نے اپنی ابتدائی تحریروں میں ان تعلقات کے فوائد کی تعریف بھی کی لیکن بعد ازاں اپنی زند گی کے آخری ایام کے دوران اپنی تصانیف میں اس کام پر پابندی تجویز کی ہے۔[15]

سافو کی شاعری میں بھی دونوں اصناف کے مابین پیار اور محبت کو کھلے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کی نظموں میں خواتین کے لیے بھی پیار اور محبت کی جھلک نظر آتی ہے لیکن عورتوں کے درمیان کے جانے والے جنسی افعال کی تفصیل بہت کم بیان کی گئی ہے۔ قدیم روم میں مر دوں کا رجحان عورتوں کے ساتھ ساتھ بالخصوص نوجوان مر دوں کی طرف بھی رہا ہے اور اس طرح کے زیادہ تر تعلقات بڑی عمر کے آزاد مر دوں اور غلاموں کے درمیان ہوتے تھے۔[16]

یعنی دیگر اقوام کی طرح یورپ بھی اس رجحان سے دور نہیں رہا بلکہ یورپ میں مر د کی زند گی میں عورت سے محبت کے ساتھ ساتھ مر د سے محبت کو بھی عام سمجھا جاتا تھا اور یہ اس کی خوشگوار زند گی کا ایک اہم حصہ تھی۔ اس دور میں چونکہ یورپ میں غلامی عام تھی اس لیے زیادہ تر تعلقات آزاد مر دوں اور غلاموں کے درمیان ہوتے تھے۔ یورپی تاریخ میں زیادہ تر مر د کا میلان مر د کی طرف بتایا گیا ہے جبکہ عورتوں کے ایسے جذبات کے بارے میں معلومات بہت کم ہیں یعنی یا تو یورپی مورخین نے عورتوں کے عمل کو تاریخ کے صفحات پر درج کرنا ضروری نہیں سمجھا کیونکہ اس وقت عورت کسی خاص اہمیت کی حامل نہیں تھی یا پھر عورتوں میں یہ رجحان بہت زیادہ کم تھا۔

جہاں تک یورپ میں تحریک نو کی بات ہے تو یورپ میں تحریک نو کے دوران جہاں ایک طرف ہم جنس پر ستوں کو اس عمل سے باز رکھنے کے لیے انہیں تنگ کیا جاتا، ان پر جرمانے لگائے جاتے اور انہیں جیلوں میں قید کیا جاتا وہیں پر اٹلی کے امیر شہر مثلاً فلورنس اور وینس ایسے لوگوں کو پناہ گاہیں فراہم کرتے اور ایسی آب وہوا فراہم کرتے جس میں ہم جنس پر ست جوڑے خود کو محفوظ محسوس کریں یہی وجہ ہے کہ اس دور میں یہ شہر وسیع پیمانے پر جاری ہم جنس محبت کے لیے مشہور تھے۔

مختلف ممالک میں ہم جنس پر ستی کی موجودہ صورتحال:

ہم جنس پر ستی کی تاریخ سے یہ معلوم ہو تا ہے کہ ہر دور میں یہ عمل کسی نہ کسی قوم اور علاقے میں موجود رہا ہے اور اس عمل کے مرتکبین کو انتہائی خوفناک سزاؤں کا سامنا بھی کرنا پڑا ہے مگر اس کے باوجود اس خباثت نے مکمل طور پر دم نہیں توڑا بلکہ ہر کچھ عرصے بعد چند

---

[15] perseus.tufts.edu, plato laws 636D & 835E

[16] Rocke, Michael, *Forbidden Friendships: Homosexuality and Male Culture in Renaissance Florence* (New York: Oxford University Press, 1996), p261

افراد کو اپنی طرف راغب کیا ہے۔ عصر حاضر میں بھی ایک کثیر تعداد اس خباثت میں نہ صرف خود مبتلا ہے بلکہ اب ملکی سطح پر بھی اس کی ترویج واشاعت کے لیے باقاعدہ کوششیں کی جارہی ہیں اور دنیا کے بڑے اور ترقی یافتہ ممالک بھی اس کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ اسی ضمن میں چند ممالک کی موجودہ صورتحال کا جائزہ ذیل میں پیش کیا جارہا ہے۔

امریکہ میں ہم جنس پرستی کی موجودہ صورتحال:

امریکہ کا شمار عصر حاضر کے ترقی یافتہ ممالک میں ہوتا ہے بلکہ اگر اسے جدت پسندی میں مغربی ممالک کا امام کہا جائے تو غلط نہ ہوگا لیکن اس کے باوجود ایک عرصے تک امریکی معاشرہ ہم جنس پرستی کے خلاف رہا ہے۔ جیسا کہ ماقبل میں بیان کیا جاچکا ہے کہ 2003ء تک امریکہ کی ریاستوں میں بھی ہم جنس پرستی کو قابل سزا جرم تصور کیا جاتا تھا لیکن اس کے بعد سے اس وباء نے بہت تیزی کے ساتھ امریکی معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لیا ہے یہاں تک کہ حال ہی میں امریکہ میں ہم جنس پرستوں کے حقوق کے تحفظ اور ان کے مابین شادی کو قانونی حق دینے "شادی کا احترام ایکٹ (Respect for Marriage Act)" کے نام سے ایک بل منظور کیا گیا ہے جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

> "This bill provides statutory authority for same-sex and interracial marriages. Specifically, the bill repeals and replaces provisions that define, for purposes of federal law, marriage as between a man and a woman and spouse as a person of the opposite sex with provisions that recognize any marriage that is valid under state law. This bill also repeals and replaces provisions that do not require states to recognize same-sex marriages from other states with provisions that prohibit the denial of full faith and credit or any right or claim relating to out of state marriages on the basis of sex, race, ethnicity, or national origin." [17]

> "یہ بل ہم جنس اور نسلی شادیوں (یعنی مختلف نسلوں کے درمیان ہونے والی شادیوں) کو قانونی اختیار فراہم کرتا ہے۔ خاص طور پر یہ بل ان دفعات کو منسوخ کرکے ان کی جگہ لیتا ہے جو کہ وفاقی قانون کے مقصد، ایک مرد اور عورت کے درمیان شادی اور مخالف جنس کے طور پر شریک حیات کو ایسی شرائط کے ساتھ تسلیم کرتی ہیں جو کہ ریاستی قانون کے تحت درست ہیں۔ یہ بل ان دفعات کو بھی منسوخ کرکے ان کی جگہ لیتا ہے جو کہ ریاستوں کو ہم جنس شادیوں کو نہ ماننے کا حق دیتی ہیں (اور) دوسری ریاستوں کی ایسی دفعات کے ساتھ (جگہ لے لیتا ہے) جو جنس، نسل، قومیت یا ریاست سے باہر ہونے والی شادیوں سے متعلق مکمل عقیدے، کریڈٹ یا کسی بھی حق یا دعوے سے انکار کی ممانعت کرتی ہیں۔"

یعنی اس بل کے منظور ہونے کے بعد نہ صرف مختلف ریاستوں اور مختلف نسلوں سے تعلق رکھنے والے افراد کی شادیوں کو قانونی طور پر جائز قرار دیا گیا ہے بلکہ ہم جنس پرستوں کی شادیوں کو بھی جائز تسلیم کرتے ہوئے ان کو بھی قانونی تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔ لہٰذا اب امریکہ میں رہائش پذیر ہم جنس پرستوں کو باقاعدہ طور پر ایک دوسرے کے ساتھ شادی کرنے کی کھلی آزادی میسر آگئی ہے۔ اس عمل سے امریکہ نے نہ صرف موجودہ نسل کو ایک خباثت کو اپنانے کی کھلی اجازت دی ہے بلکہ آئندہ نسل کا اخلاقی مستقبل بھی داؤ پر لگا دیا

---

[17] www.congress.gov, *House bill same-sex marriage*, Accessed on 03 November 2023 www.congress.gov/bill/117th-congress/house-bill/same+sex+marriage

ہے۔ اس بل کے پاس ہونے کے بعد کئی ممالک نے امریکہ پر تنقید کی ہے جن میں سعودی عرب سر فہرست ہے اور اس تنقید کے بعد سے امریکہ اور سعودی عرب کے مابین تعلقات میں بظاہر ناخوشگواری نظر آتی ہے۔

اسرائیل میں ہم جنس پرستی کی موجودہ صورتحال:

اسرائیل کا شمار علاقائی طور پر چھوٹے مگر نہایت اہمیت کے حامل ممالک میں ہوتا ہے کیونکہ عصر حاضر میں یہودیوں نے عالمی معیشت پر اپنا اثر رسوخ بڑھالیا ہے اور تقریباً تمام بڑے اداروں میں بڑے عہدوں پر یہودی براجمان ہیں۔ اسرائیل کا قیام بظاہر مذہب کے نام پر عمل میں آیا کیونکہ جرمنی میں ہٹلر کے ہاتھوں ہونے والے یہودیوں کے قتل عام کے بعد یہودیوں نے یہ مطالبہ کیا کہ انہیں ایک ایسا ملک چاہیے جہاں وہ اپنے مذہب کے مطابق آزادانہ طور پر زندگی بسر کر سکیں۔ اس لحاظ سے یہودیوں سے یہ امید کی جاتی تھی کہ وہ اپنے مذہب کی تعلیمات کو لازمی طور پر اپنائیں گے اور انہیں تعلیمات کے مطابق زندگی گزاریں گے۔ یہودی مذہب میں بھی چونکہ ہم جنس پرستی کی ممانعت ہے لہٰذا چاہیے تو یہ تھا کہ یہودی اپنے ملک کو اس خباثت سے پاک رکھتے مگر نہایت ہی قلیل عرصے میں ہم جنس پرستی کی وباء نے اسرائیل میں بھی ڈیرے ڈال لیے۔

اب موجودہ حالت یہ ہے کہ ایشیا اور مشرق وسطیٰ میں اسرائیل کو ہم جنس پرستوں کے لیے سب سے زیادہ محفوظ اور دوستانہ ملک شمار کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی تل ادیب کو مشرق وسطیٰ کا گے (Gay) دارالحکومت ہونے کا نام دیا گیا ہے اور تل ادیب میں ہم جنس پرستی کی حمایت میں سالانہ پرائڈ پریڈ ہوتی ہے۔[18]

یعنی یہودی مذہب کے علمبردار ہونے کے باوجود اسرائیل نے ہم جنس پرستی کی اس حد تک طرفداری کی ہے کہ اس کے دارالحکومت کو مشرق وسطیٰ کا (Gay) دارالحکومت کہا جاتا ہے اور اس پر فخر محسوس کرتے ہوئے تل ادیب میں ہم جنس پرستی کی حمایت میں سالانہ پرائڈ پریڈ کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

مشرقی ممالک میں ہم جنس پرستی کی موجودہ صورتحال:

مشرق وسطیٰ میں بہت سی ریاستیں اس عمل کی موجودگی کا انکار کرتی ہیں اور اس عمل کو قابل سزا جرم قرار دیتی ہیں۔ مشرق وسطیٰ کے تقریباً تمام مسلم ممالک میں ہم جنس پرستی غیر قانونی ہے اور کئی مسلم ممالک میں اس عمل کے ارتکاب پر سرکاری طور پر موت کی سزا سنائی جاتی ہے۔ ایسے ممالک جن میں اس عمل کی سزا موت ہے ان میں سعودی عرب، یمن، سوڈان، ایران اور موریطانیہ وغیرہ سر فہرست ہیں۔ ایران میں ہم جنس پرستی کی صورتحال کے حوالے سے "2007ء میں کولمبیا یونیورسٹی میں ایرانی صدر محمود احمدی نژاد نے اپنے خطاب کے دوران دعویٰ کیا کہ ایران میں کوئی گے (Gay) لوگ نہیں ہیں لیکن اس کی وجہ شاید یہ ہو سکتی ہے کہ ایسے افراد سرکاری مخالفت یا اپنے خاندان کی تردید کے ڈر سے اپنی جنسیت کو راز رکھتے ہیں۔"[19]

عصر حاضر میں مشرقی وسطیٰ میں بہت سی ریاستیں اس رجحان کی مخالفت کرتی ہیں اور ہم جنس پرستی کو قابل سزا جرم تصور کر کے اس کے مرتکبین کو سخت سزائیں دی جاتی ہیں۔ مشہور عرب ممالک مثلاً سعودی عرب، ایران اور یمن وغیرہ میں اس عمل کے ارتکاب پر مجرم

---

[18] Apnews.com, *Tens of thousands join Tel Aviv Pride parade, celebrating gains and wary of Israeli government*, accessed on 03 November 2023.

[19] Nytimes.com, *Despite Denials, Gays Insist They Exist, if Quietly, in Iran*, Accessed on 03 November 2023.

کو سرکاری طور پر موت کی سزا سنائی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ ان ممالک میں یا تو ہم جنس پرستی کا رجحان موجود ہی نہیں یا پھر اگر کچھ لوگ اس عمل کی طرف رجحان رکھتے بھی ہیں تو بھی وہ معاشرتی اور سرکاری مخالفت کے ڈر سے اپنے جذبات کو راز رکھتے ہیں۔

ہندوستان میں ہم جنس پرستی کی موجودہ صورتحال:

ہندوستان برصغیر میں زمانہ قدیم سے اخلاقی و معاشرتی روایات کا علمبردار رہا ہے اس ملک میں مختلف اقوام و مذہب کے لوگ آباد ہیں جن کے ہاں مختلف قسم کی روایات پائی جاتی ہیں مگر ان روایات کا تعلق کبھی بھی ہم جنس پرستی سے نہیں رہا۔ اس ملک کے قانون اور اس ملک کے باسیوں نے ہمیشہ سے ہم جنس پرستی کی مخالفت کی ہے لیکن گزشتہ چند دہائیوں سے یہ وباء ہندوستان میں بھی پہنچ چکی ہے اور نہایت قلیل عرصے میں ایک کثیر تعداد اس خباثت میں مبتلا ہو چکی ہے۔ ہندوستان میں جہاں ہم جنس پرستی کو عوامی مخالفت کا سامنا تھا وہیں پر اسے قانونی تحفظ دلانے کی کوششیں بھی جاری تھیں اور پھر آخر کار وہ وقت آ ہی گیا جب انسانیت کو شرمندہ کر دینے والے اس جرم کو ہندوستان کی عدالت عظمیٰ کے پانچ ججوں کے ایک آئینی بینچ نے جائز قرار دیتے ہوئے اسے قانونی تحفظ دے کر اس عمل کو کرنے کی کھلی اجازت فراہم کر دی۔ ہندوستان کی عدالت عظمیٰ میں ہونے والے اس فیصلے کی تفصیل درج ذیل ہے:

دہلی میں بی بی سی کے نامہ نگار شکیل اختر کے مطابق:

> "چیف جسٹس دیپک مشرا کی سربراہی میں پانچ ججوں کے ایک آئینی بنچ نے ہم جنسی پرستی سے متعلق اپنے اہم فیصلے میں کہا کہ 'ایک ہی صنف کے دو بالغ لوگوں کے درمیان باہمی رضامندی سے جنسی تعلق جرم نہیں ہے۔ دفعہ 377 کی شقوں کے تحت مرد اور مرد یا عورت اور عورت کے درمیان سیکس کو جرم قرار دیا گیا تھا جو کہ فرد کی آزادی اظہار کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ برطانوی دور میں بننے والے اس قانون کے تحت ایک ہی صنف کے دو افراد کے درمیان سیکس جرم تھا اور اس کے لیے دس برس تک کی قید کی سزا ہو سکتی تھی۔ اس دفعہ کا استعمال سزا کے لیے اگرچہ شاذ و نادر ہی ہوتا تھا، لیکن ہم جنس پرستوں کو ہراساں کرنے کے لیے اکثر اس کا استعمال کیا جاتا تھا۔"[20]

ہم جنس پرستی کی وباء مغربی ممالک سے ہوتی ہوئی نہ صرف مشرقی ممالک بلکہ بالخصوص برصغیر پاک و ہند میں بھی پہنچ چکی ہے۔ ہندوستان نے حال ہی میں ہم جنس پرستی کو قانونی طور پر جائز قرار دے دیا ہے جس کی تفصیل بیان کی جا چکی ہے جبکہ پاکستان میں بھی اس خباثت کی اشاعت اور اسے قانونی تحفظ دلانے کے لیے کوششیں کی جا رہی ہیں۔

پاکستان میں ہم جنس پرستی کی موجودہ صورتحال:

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں بھی نہ صرف ایک کثیر تعداد اس خباثت میں ملوث ہو چکی ہے بلکہ اب اس عمل کی ترویج کے لیے منظم انداز میں کوششیں کی جا رہی ہیں۔ 2018ء میں پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں امریکی سفارتخانے کے زیر اہتمام ایک تقریب منعقد کی گئی جس میں پورے ملک سے ہم جنس پرستوں کو دعوت دی گئی تھی۔[21] علاوہ ازیں اب باقاعدہ طور پر اس خباثت میں ملوث افراد کی پذیرائی کے لیے مختلف تقاریب کا انعقاد کیا جاتا ہے تاکہ اس برائی کو پاکستان میں پنپنے کا بھرپور موقع ملے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں ہم جنس پرستی کی ترویج کے لیے کی جانے والی کوششیں درج ذیل ہیں۔

---

[20] https://www.bbc.com/urdu/regional-45430543, Accessed on 03 November 2023

[21] https://www.dawn.com/news/641407/homosexuals-party-a-cultural-terrorism, Accessed on 03 November 2023

عصر حاضر کے ایک عالم دین علامہ محمد انس بندیالوی حال ہی میں شائع ہونے والی اپنی ایک کتاب "مغرب کا بھیانک چہرہ، ہم جنس پرستی اور جنسی بے راہروی" میں لکھتے ہیں:

"پاکستان میں امریکی سفارت کار ہم جنس پرستی کو فروغ دے رہے ہیں۔ امریکی سفارت خانے کے "چارج ڈی افیئرز" اور سینئر سفارت کار "رچرڈ ہوگ لینڈ" پاکستانی ہم جنس پرستوں کو یکجا کرنے میں پیش پیش ہیں۔ ابھی کچھ عرصہ قبل (26جون 2011ء) امریکی سفاتخانے میں ہم جنس پرستوں کا ایک اجتماع امریکی تنظیم "گے اینڈ لزبین فارن افیئرز ایجنسی" کے تعاون اور اشتراک سے ہوا تھا، جس میں امریکی ہم جنس پرستوں کے علاوہ پاکستانی ہم جنس پرستوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ اس اجتماع میں امریکی سفارتکاروں نے پاکستانی ہم جنس پرستوں کو یقین دلایا کہ وہ کسی بھی حالت میں انہیں تنہا نہیں چھوڑیں گے۔"[22]

"2011ء میں ہونے والے اس اجتماع میں قصوری خاندان (جو کہ بیکن ہاؤس سکول اور امریکی سفیر کیمرون منٹر کی گہری دوستی کی وجہ سے مشہور رہے) میں سے فوزیہ قصوری صرف شریک نہیں ہوئیں بلکہ اس اجتماع کی روحِ رواں تھیں۔ ہم جنس پرستوں کے لیے ان کی ہمدردی یہیں نہیں رکی بلکہ اگلے برس جولائی 2012ء میں اسی فوزیہ قصوری نے اپنے آقاؤں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے "بیکن ہاؤس سکول" اسلام آباد مرکزی شاخ میں رمضان المبارک کی ستائیسویں شب موسیقی اور رقص کا پروگرام منعقد کیا اور پھر ہم جنس پرستوں کو بلا کر اپنی بے شرمی کا واضح ثبوت دیا۔"[23]

خواجہ سراؤں کے حقوق کے تحفظ کے لیے 2018ء میں ٹرانس جینڈر پرسنز پروٹیکشن آف رائٹس ایکٹ منظور کیا گیا جس میں ٹرانس جینڈر کی جو تعریف بیان کی گئی وہ قابل غور ہے۔ اس ایکٹ کے مطابق:

"A transgender person shall have a right to be recognized as per his or her self-perceived gender identity, as such, in accordance with the provisions of this Act."[24]

"اس ایکٹ کی دفعات کے مطابق ایک ٹرانس جینڈر شخص کو اس کی خود سمجھی جانے والی صنفی شناخت (یعنی جو اسے خود محسوس ہو) کے مطابق پہچانے جانے کا حق حاصل ہوگا۔"

یعنی اس ایکٹ کے مطابق کوئی بھی انسان محض اپنی محسوساتی کیفیات کی بنیاد پر اپنی جنس میں تبدیلی کی درخواست دے سکتا ہے مثلاً اگر کوئی مرد اپنے اندر عورتوں والی کیفیت محسوس کرے تو وہ اپنی جنسی مرد سے عورت کے طور پر تبدیل کرنے کی درخواست دے سکتا ہے یعنی وہ رہے گا مرد ہی مگر نادرا میں اس کی جن تبدیل کرکے عورت لکھ دی جائے گی اور پھر وہی مرد بحیثیت عورت کسی دوسرے مرد سے نکاح کرنے کا اہل ہو جائے گا۔ اور اس طرح ہم جنس پرستوں کو قانونی تحفظ حاصل ہو گا۔ یہی معاملہ عورتوں کا بھی ہے کہ وہ اس ایکٹ کے تحت اپنی جنس تبدیل کرواسکتی ہیں۔

---

[22] Muhammad Anas Bandiyalvi, *Maghrib ka Bhayanak Chehra* (Karachi: Dar-ul-Barka, June2022), p50

[23] Muhammad Anas Bandiyalvi, *Maghrib ka Bhayanak Chehra*, p50

[24] Transgender Persons (Protection of Rights) Act, 2018, 3(1)

علامہ محمد انس بندیالوی کے مطابق:

"خواجہ سراؤں کے حقوق کے تحفظ کے لیے 2018ء میں ٹرانس جینڈر پرسنز پروٹیکشن آف رائٹس ایکٹ کی منظوری کے بعد سے جنس تبدیلی کی درخواستوں کی بڑی تعداد سامنے آئی ہے۔ گزشتہ تین سالوں میں نیشنل ڈیٹا بیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی (نادرا) کو اپنے ریکارڈز میں جنس تبدیلی کی 28723 (اٹھائیس ہزار سات سو تیئس) درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ 16530 (سولہ ہزار پانچ سو تیس) درخواستیں مرد سے عورت میں تبدیل کرنے اور 15154 (پندرہ ہزار ایک سو چوّن) درخواستیں خاتون سے مرد میں تبدیل کرنے کی تھیں۔ اسی طرح مرد سے ٹرانس جینڈر بننے کے لیے 9 (نو) درخواستیں موصول ہوئیں جبکہ عورت سے ٹرانس جینڈر بننے کی کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی۔ البتہ ٹرانس جینڈر سے مرد بننے کے لیے 21 (اکیس) درخواستیں اور ٹرانس جینڈر سے عورت بننے کے لیے 9 (نو) درخواستیں جمع کروائی گئیں۔ حال ہی میں (27 مارچ 2022ء) یہ خبر گردش کر رہی تھی کہ جامعہ کراچی (University of Karachi) کے معروف ادارے آئی-بی-اے (Institute of Business Administration) میں ہم جنس پرستوں کی محفل کا انعقاد کیا گیا جس میں نیم برہنہ لباس میں رقص و سرور ہوا، پھر ہم جنس پرستی کے فروغ پر بدنام زمانہ مخنّث "ڈاکٹر معیز" نے گفتگو کی، جس میں اُن خواتین و حضرات کو دادِ تحسین پیش کی جو اِس کام کو پھیلا رہے ہیں۔"[25]

یعنی مذکورہ بالا بل کے پاس ہونے کے بعد جنسی تبدیلی کے لیے حیران کن طور پر ایک بڑی تعداد میں درخواستیں موصول ہوئیں جس سے اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ہمارے ملک میں تقریباً 28 ہزار لوگ اپنی جنسی شناخت میں تبدیلی کی خواہش رکھتے ہیں، حالانکہ حقیقت اس سے بھی زیادہ حیران کن ہو سکتی ہے کیونکہ ہمارے ملک میں چونکہ ہم جنس پرستی کی سرعام مخالفت کی جاتی ہے اس لیے ایک کثیر تعداد اپنے جذبات کو راز ہی رکھتی ہے۔ علاوہ ازیں ہمارے ملک کے بعض تعلیمی ادارے بھی اس خباثت کو فروغ دینے میں پیش پیش ہیں جس کی ایک مثال جامعہ کراچی میں ہونے والی مذکورہ بالا تقریب ہے۔

ٹرانس جینڈر بل میں ترمیم:

ٹرانس جینڈر بل کے پاس ہونے کے بعد سے ہی اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اس بل کی مخالفت سامنے آئی تھی، لیکن 2022ء میں بالخصوص اس بل کی مخالفت نے زور پکڑ لیا۔ یہاں تک کہ عوام الناس اور ملک بھر کی مذہبی جماعتوں کی طرف سے اس بل کی سرعام مخالفت کے بعد حکومت وقت اس بل میں ترمیم کے لیے تیار ہو گئی اور 26 ستمبر 2022ء کو چیئرمین سینیٹ صادق سنجرانی کی زیر صدارت ایوان کا اجلاس ہوا جہاں پاکستان تحریک انصاف کی سینیٹر فوزیہ ارشد نے ٹرانس جینڈر ترمیمی بل پیش کیا، جو کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا۔[26]

یعنی حکومت اس بات پر آمادہ ہو گئی کہ واقعی اس بل میں ترمیم ہونی چاہیے یہی وجہ ہے کہ اس ترمیمی بل کو پیش کرنے والی سینیٹر خود حکمران جماعت سے تعلق رکھتی تھیں اور حکومت کی جانب سے ترمیم کے بارے میں مثبت رویہ دیکھتے ہوئے ملک میں اٹھنے والی مخالفت

---

[25] Muhammad Anas Bandiyalvi, *Maghrib ka Bhayanak Chehra*, p52

[26] Dawnnews.tv, *The Council of Islamic Ideology declared several provisions of the Transgender Act illegal*, (27 December 2022), Accessed on 03 November 2023 https://www.dawnnews.tv/news/1188739

کم ہوئی۔ بعد ازاں اسلامی نظریاتی کونسل کے اجلاس اور وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے نے اس بل کے حوالے سے احکامات کو مزید واضح کر دیا۔

ٹرانس جینڈر بل اور اسلامی نظریاتی کونسل کا اجلاس:

ملک بھر میں ٹرانس جینڈر بل کی مخالفت اور 26 ستمبر 2022ء کو سینیٹ میں ترمیمی بل پیش ہونے کے بعد 27 ستمبر 2022ء کو اسلامی نظریاتی کونسل کی جانب سے اعلیٰ سطح کا اجلاس منعقد کیا گیا اور اس اجلاس کے بعد پریس ریلیز میں اسلامی نظریاتی کونسل کی جانب سے جو مؤقف سامنے آیا وہ یہ تھا کہ "اس ایکٹ میں مجموعی طور پر متعدد دفعات شرعی اصولوں کے ساتھ ہم آہنگ نہیں اور یہ نت نئے معاشرتی مسائل پیدا کرنے کا سبب بن سکتا ہے"[27]

ٹرانس جینڈر بل کی مخالفت ملک میں پہلے ہی موجود تھی اور اس سے متعلق ترمیمی بل بھی پیش ہو چکا تھا لیکن اسلامی نظریاتی کونسل کا مؤقف سامنے آنے کے بعد اس سوچ کو مزید تقویت ملی کہ اس بل کی کئی دفعات شریعت اسلامیہ کے خلاف ہیں اور اس بل میں واقعی ترمیم ہونی چاہیے تاکہ شریعت کی پاسداری ہو چکے اور شرعی حدود و قیود کی خلاف ورزی سے حکومت اور عوام الناس محفوظ رہیں۔

ٹرانس جینڈر بل اور وفاقی شرعی عدالت:

ایک طرف جہاں اسلامی نظریاتی کونسل اور ملک بھر میں مذہبی جماعتوں کی طرف سے ٹرانس جینڈر بل کی مخالفت جاری تھی وہیں پر وفاقی شرعی عدالت میں بھی اس بل کے خلاف جماعت اسلامی اور اس وقت کے حکمران اتحاد میں شامل جمعیت علمائے اسلام فضل الرحمٰن گروپ اور ان کے علاوہ ایک درجن سے زائد درخواست گزاروں نے وفاقی شرعی عدالت میں درخواستیں دائر کیں۔

اس بل کے خلاف دائر شدہ درخواستوں کی سماعت کے لیے وفاقی شرعی عدالت کے قائم مقام چیف جسٹس سید محمد انور اور جسٹس خادم حسین پر مشتمل دو رکنی بینچ تشکیل دیا گیا اور اس بینچ نے سماعت کے بعد جو فیصلہ سنایا وہ درج ذیل ہے۔

پاکستان کی وفاقی شرعی عدالت نے مذکورہ بالا درخواستوں سے متعلق فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ "خواجہ سراء ذاتی تصورات کی بنیاد پر خود کو مرد یا عورت نہیں کہلوا سکتے اور نہ ہی خواجہ سراء سرکاری دستاویزات میں اپنی جنس تبدیل کر سکتے ہیں، عدالت نے اس ایکٹ کی روشنی میں نیشنل ڈیٹا بیس رجسٹریشن اتھارٹی کی طرف سے بنائے گئے رولز کو بھی معطل کر دیا۔ فیصلے میں مزید کہا گیا کہ: شریعت کسی کو نامرد ہو کر جنس تبدیلی کی اجازت نہیں دیتی، کوئی شخص اپنی مرضی سے جنس تبدیل نہیں کر سکتا، جنس وہی رہ سکتی ہے جو پیدائش کے وقت تھی۔"[28]

وفاقی شرعی عدالت کا یہ فیصلہ سامنے آنے کے بعد یہ معاملہ کسی حد تک اختتام کو پہنچا اور یہ بات مزید واضح ہو گئی کہ اب اس بل میں ترمیم نہایت ضروری ہے کیونکہ ایک طرف عوام الناس کی طرف سے مخالفت جاری تھی، دوسری طرف مذہبی جماعتوں اور اسلامی نظریاتی کونسل کے مؤقف نے اس مخالفت کو تقویت دی۔ مزید برآں وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے سے یہ بات واضح ہو گئی کہ اس بل

---

[27] Dawnnews.tv, *The Council of Islamic Ideology declared several provisions of the Transgender Act illegal*, (27 December 2022), Accessed on 03 November 2023
https://www.dawnnews.tv/news/1188739

[28] www.bbc.com, وفاقی شرعی عدالت کا ٹرانس جینڈر ایکٹ پر فیصلہ (19 May 2023), Accessed on 03 November 2023
https://www.bbc.com/urdu/articles/cgxlpddekp0o

کی کئی دفعات واقعی شریعت اسلامیہ کے خلاف ہیں اور معاشرتی مسائل کا سبب بن سکتی ہیں لہٰذا یہ ضروری ہے کہ اس بل کی دفعات میں ترمیم کی جائے اور اسے اسلامی شرعی اصولوں کے مطابق بنایا جائے تا کہ معاشرتی مسائل کو پیدا ہونے سے روکنے کے ساتھ ساتھ شریعت اسلامیہ کی پاسداری کو ممکن بنایا جاسکے۔

ہم جنس پرستی کے نقصانات:

کوئی بھی نظریہ جب وجود میں آتا ہے تو اپنے ساتھ مختلف نوعیت کے اثرات لاتا ہے یہ اثرات اچھے اور برے دونوں نوعیت کے ہو سکتے ہیں۔ اگر اچھے اثرات ہوں تو معاشرے کو اس سے فائدہ حاصل ہوتا ہے اور اس کی ترویج تیزی سے ہوتی ہے اور اس کے برعکس برے اثرات ہوں تو معاشرے کو اس سے نقصان پہنچتا ہے اور پھر اسے معاشرتی واخلاقی اقدار کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہم جنس پرستی کا نظریہ مذہبی، اخلاقی اور طبی بلکہ ہر لحاظ سے معاشرے کے لیے سراسر نقصان دہ ہے۔ اس عمل نے انسانیت کو نہ صرف اپنے معبود کے سامنے شرمندہ کیا بلکہ معاشرے میں جانور سے بھی بدتر بنا دیا۔ مزید برآں اس نے انسان کی صحت کو تباہ کرنے کی ذمہ داری بھی اٹھا رکھی ہے اور اس خباثت میں ملوث افراد مختلف بیماریوں کا شکار ہیں لیکن اس سب کے باوجود یہ نظریہ دنیا میں تیزی سے پھیل رہا ہے اور اس غلاظت میں مبتلا ہونے والوں کی تعداد میں آئے دن اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے لہٰذا اس امر کی ضرورت ہے کہ ہم جنس پرستی کے نقصانات کو واضح کر کے عوام الناس کو مطلع کیا جائے تا کہ وہ اس برائی اور اس سے ہونے والے مذہبی، اخلاقی وطبی نقصانات سے محفوظ رہ سکیں۔ ویسے تو ہم جنس پرستی کے بے شمار نقصانات ہیں لیکن ہم نے ان میں سے چند عام نقصانات کو بیان کیا ہے جو کہ درج ذیل ہیں۔

1. عذاب الٰہی کو دعوت:

ہم جنس پرستی کی تاریخ بیان کرتے وقت ہم نے قوم لوط علیہ السلام کا واقعہ مختصراً بیان کیا ہے اور یہ ایک واقعہ ہم جنس پرستی کے سب سے بڑے نقصان کو واضح کرنے کے لیے کافی ہے۔ ہم جن پرستی کا سب سے بڑا نقصان دنیا و آخرت کی رسوائی ہے۔ اس عمل کو اپنانے والے لوگوں کو اللہ پاک قیامت کے دن سخت عذاب سے دوچار کرے گا لیکن اس نظریہ کے لوگ دنیاوی طور پر خود کو محفوظ سمجھتے ہیں جبکہ ایسا نہیں ہے۔ ہم جنس پرستی کا عمل دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دیتا ہے اور عذاب بھی اتنا سخت کے جس کو محض سوچ کر ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

ہم جنس پرستی کی خباثت کی وجہ سے عام طور پر یہاں ذہن میں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ عصر حاضر میں نہ صرف ایک کثیر تعداد اس برائی میں مبتلا ہے بلکہ مختلف ممالک بھی باقاعدہ طور پر اس برائی کو قانونی تحفظ فراہم کر رہے ہیں تو ایسے میں اللہ تعالیٰ عذاب نازل کیوں نہیں کرتے؟

اس سوال کا مختصر اور سادہ سا جواب یہ ہے کہ اس جدید دور میں بھی ہم جنس پرستی کی طرف اتنی کثیر تعداد مائل نہیں ہے جو کہ عذاب کا سبب بنے بلکہ کثیر تعداد میں لوگ اس قبیح عمل کے خلاف ہیں۔ پھر عصر حاضر میں کوئی اللہ تعالیٰ کے عذاب سے انکاری نہیں ہے بلکہ دینی احکامات اور اخلاقی سے دور ہو کر لوگ اس طرف بڑھ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ سابقہ اقوام کی طرح ہمارے اوپر عذاب نہ آنے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہمارے نبی ﷺ جو کہ تمام انسانیت کی طرف رسول بن کر آئے ہیں انہوں نے کبھی عذاب کے لیے دعا نہیں کی (جبکہ اکثر سابقہ انبیاء ورسل علیہم السلام نے قوم کی نافرمانی سے تنگ آکر عذاب کی دعا کی تھی) بلکہ جب سفر طائف میں آپ ﷺ کو پتھر مار مار کر لہولہان کر دیا گیا اور پہاڑوں کا فرشتہ آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا کہ اگر آپ ﷺ حکم دیں تو میں لوگوں کو دو

پہاڑوں کے درمیان کچل کر رکھ دوں تب بھی آپ ﷺ نے طائف والوں کے لیے ایسا کوئی حکم صادر نہیں فرمایا اور نہ ہی ان کے لیے کوئی بد دعا فرمائی۔[29] پھر سابقہ اقوام کی طرح آپ ﷺ کی قوم نے بھی عذاب کا مطالبہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے جواب میں ارشاد فرمایا:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ [30]

"اور اللہ انھیں اس حالت میں عذاب نہیں دے گا جبکہ آپ ان میں موجود ہوں اور اللہ تعالیٰ انھیں اس حال میں عذاب نہیں دے گا کہ وہ استغفار کرتے ہوں۔"

چونکہ اللہ پاک نے نبی کریم ﷺ کو تمام انسانیت کے لیے رسول اور رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے اس لیے اب قیامت تک آپ ﷺ کی رحمت عام ہے لہٰذا سابقہ اقوام کی طرح کبھی عذابِ عام نازل نہیں ہو گا۔ اس کے علاوہ اللہ پاک کی سنت ہے کہ جب تک کسی بستی میں استغفار کرنے والے افراد موجود ہوں تب تک اس بستی پر عذاب نازل نہیں ہوتا اور چونکہ مسلم و غیر مسلم ممالک میں جہاں پر گناہ کرنے والے افراد موجود ہیں وہیں پر دینی احکامات پر عمل کرنے والے افراد بھی موجود ہیں جو کہ اللہ سے مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں اس لیے ان بستیوں پر عذابِ عام نازل نہیں ہوتا۔ تیسری وجہ یہ بھی ہے کہ اکثر غیر مسلم ممالک نے عدل و انصاف کی فراہمی، ملاوٹ سے پاک اشیاء کی فراہمی اور ناپ تول میں برابری وغیرہ جیسی چند اخلاقی روایات کو اپنایا ہوا ہے جو کہ ان کے اچھے کام شمار ہوتے ہیں تو ان اچھے کاموں کا بدلہ دنیا میں ہی انہیں اس صورت میں مل رہا ہے کہ بے شمار گناہوں کے باوجود ان پر عذابِ عام نازل نہیں ہو رہا۔ البتہ چند دیگر صورتوں میں (جن کی تفصیل آگے بیان کی جائے گی) انہیں کچھ اخلاقی، طبی اور نفسیاتی نقصانات کا سامنا ہے جو کہ ایسے معاشروں کے لیے عذاب کی ہی ایک صورت ہے۔

2. عورت سے نفرت:

ہم جنس پرستی کرنے والے فرد کی فطرت بدل جاتی ہے۔ اسکا جنسی رجحان عورت کی بجائے مرد کی طرف ہو جاتا ہے جسکی وجہ سے وہ عورت سے نفرت کرنے لگتا ہے ایسے افراد عورتوں سے شادی کے قابل نہیں ہوتے کیونکہ اگر ان کی شادی کسی عورت سے ہو بھی جائے تب بھی ان کا میلان مرد کی طرف رہتا ہے جبکہ عورت کی زندگی تباہ ہو جاتی ہے۔[31]

ہم جنس پرست مرد کا رجحان اپنی ہی صنفی شناخت کے حامل کی طرف ہوتا ہے اس لیے اس کے احساسات عورت کی طرف سے ختم ہو جاتے ہیں اور اسے عورت سے نفرت ہو جاتی ہے۔ ہم جنس پرستوں میں بعض افراد ایسے بھی ہیں جن کا جنسی میلان اپنی جنس کے علاوہ جنسِ مخالف کی طرف بھی ہوتا ہے لیکن ایسے افراد کی تعداد دیگر ہم جنس پرستوں کی نسبت کم ہوتی ہے زیادہ تر افراد عورتوں سے دوری اختیار کرتے ہیں۔

---

[29] Safi-ur-Rehman Mubarikpuri, *Al-Raheeq-ul-Makhtoom* (Lahore: Al-Maktaba Al-Salfiya, May 2002), p180

[30] *Al-Anfaal 8:33*

[31] Tomas Ojeda, Sadie E Hale, *Acceptable femininity? Gay male misogyny and the policing of queer femininities* (London: School of economics and political science), p5

3. نسل کشی کا گناہ:

اللہ تعالیٰ نے مرد کی جنسی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے عورت کو پیدا کیا ہے اور نکاح جیسا سنہری ضابطہ دیا ہے جو کہ انسانی نسل کے تحفظ کا ضامن ہے لیکن کچھ لوگ اس ضابطے سے ہٹ کر اپنی خواہشات کو مردوں سے پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس سے نہ صرف وہ گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوتے ہیں بلکہ ان کی وجہ سے جس نسل نے وجود میں آنا تھا اس کا بھی خاتمہ ہو جاتا ہے اس طرح یہ لوگ انسانی نسل کشی کا باعث بھی بنتے ہیں۔

4. جنسی تسکین سے محرومی:

ہم جنس پرست لوگ اپنی خواہشات کی تکمیل کے لیے اپنی ہی جنس کے لوگوں کی طرف رجحان رکھتے ہیں اور ان سے ہی اپنی خواہشات کی تکمیل کی کوشش کرتے ہیں لیکن وہ جتنا اپنی خواہش کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اتنی ہی ان کی فطرت میں بے چینی بڑھتی ہے کیونکہ وہ جائز ذرائع کا انتخاب نہیں کرتے۔ چونکہ عورت کو اللہ نے مرد کی جنسی تکمیل کے لیے پیدا کیا ہے لہٰذا عورت سے ایک بار جائز طریقے سے صحبت کرنے میں جو اطمینان ملتا ہے وہ اپنے ہم جنس کے ساتھ کئی بار شہوت پوری کرنے سے بھی نہیں ملتا بلکہ خواہش باقی رہتی ہے، یہی معاملہ ان عورتوں کے ساتھ بھی ہے جو اپنی جنسی تکمیل کے لیے مرد کی بجائے کسی عورت کا انتخاب کرتی ہیں۔

5. اعصاب کی کمزوری:

ہم جنس پرستی کرنے والے افراد اعصابی طور پر بھی کمزوری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ان کے جسم میں ہر وقت کمزوری رہتی ہے، ان کی طاقت ختم ہو جاتی ہے، ان کے جسم میں خون کی کمی واقع ہو جاتی ہے اور ہر وقت انہیں تھکاوٹ محسوس ہوتی رہتی ہے۔ یہ تمام نشانیاں اعصابی کمزوری کی ہیں جو کہ ہم جنس پرست افراد میں کثرت سے پائی جاتی ہے۔[32]

یعنی ہم جنس پرستی کا عمل نہ صرف اخلاقی بگاڑ کا سبب بنتا ہے بلکہ یہ انسان کی جسمانی صحت کے لیے بھی مضر ثابت ہوتا ہے اور کئی طرح کی جسمانی کمزوریاں انسان کو گھیر لیتی ہیں۔ ان کمزوریوں میں سے ایک کمزوری اعصابی کمزوری بھی ہے یعنی یہ عمل انسان کے اعصاب کو کمزور کر دیتا ہے اور جسم میں خون کی کمی اور تھکاوٹ کا باعث بنتا ہے۔

6. یادداشت کی کمزوری:

ہم جنس پرستی کا اثر اس خباثت کے حامل افراد کے ذہنوں پر بھی ہوتا اور وقت سے پہلے ان کی یادداشت کمزور ہوتی جاتی ہے۔ وہ کچھ بھی یاد رکھنے کی کوشش کریں انہیں یاد نہیں رہتا اور اگر محنت مشقت کر کے عارضی طور پر کچھ یاد کر بھی لیں تو بوقت ضرورت بھول جاتا ہے۔

7. گھریلو تشدد:

ہم جنس پرست جوڑوں میں تشدد کے واقعات بہت زیادہ ہوتے ہیں چونکہ ان کی جنسی خواہشات کی تکمیل جائز ذرائع سے نہیں ہوتی لہٰذا ان کی طبیعت میں چڑچڑا پن شامل ہو جاتا ہے اور وہ ہر چیز سے بیزار اور ہر وقت غصے کی حالت میں رہتے ہیں جسکی وجہ سے اکثر اوقات ایسے جوڑوں میں تشدد کے واقعات رونما ہو جاتے ہیں۔ 2004ء میں The Gay and Lesbian medical association نے

---

32 pubmed.ncbi.nlm.nih.gov, *W.I.Lipkin, G Parry, D Kiprov, D Abrams, Inflammatory neuropathy in homosexual men with lymphadenopathy,* accessed on 03 November 2023.

پچاس ہزار امریکی ڈالر سے ایک پروجیکٹ کا آغاز کیا جس کا نام "LGBT Relationship Violence Project" رکھا گیا اور اس پروجیکٹ کا مقصد طبی ماہرین کو ہم جنس پرست جوڑوں کے درمیان گھریلو تشدد کی بلند شرح سے متعلق آگاہ کرنا تھا۔ بلیو شیلڈ آف کیلیفورنیا فاؤنڈیشن کے اینٹی وائلنس پروگرام کے مینجر Marianne Balin کا کہنا تھا: "بلیو شیلڈ اف کیلیفورنیا فاؤنڈیشن اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ ہم جنس پرستوں کے معاملے میں گھریلو تشدد پر بہت کم توجہ دی گئی ہے۔"[33]

اس کا مطلب ہے کہ ہم جنس پرستوں میں تشدد کے واقعات اس قدر زیادہ ہیں کہ ان پر جتنی توجہ کی ضرورت تھی اتنی توجہ نہیں دی گئی اور پھر طبی ماہرین کی توجہ اس طرف لانے کے لیے پچاس ہزار ڈالرز صرف ایک مہم میں خرچ کیے گئے تاکہ طبی ماہرین ہم جنس پرستوں کی ذہنی صورتحال پر توجہ دیں اور انہیں بہتری کی طرف لانے کی کوشش کریں۔

8. منشیات کا استعمال:

ہم جنس پرست افراد چونکہ ذہنی طور پر بے سکونی کا شکار ہوتے ہیں لہٰذا وہ اپنی ذہنی بے سکونی کو کم کرنے کے لیے مختلف منشیات کا استعمال کرتے ہیں جو کہ ان کے ذہن کو وقتی سکون تو پہنچاتی ہیں مگر ساتھ ہی گہرے نقصان چھوڑ جاتی ہیں جن کی وجہ سے ان افراد کو مختلف طبی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

سی ڈی سی نے 2001ء سے 2009ء تک نوجوانوں کے مختلف رجحانات سے متعلق ایک سروے کیا اور اس کی رپورٹ 6 جون 2011ء کو شائع کی گئی جس کے مطابق: صحت کے لیے مضر دس زمروں میں سے سات زمروں میں ہم جنس پرست طلباء کی شرح زیادہ تھی جن میں تمباکو کا استعمال، الکوحل کا استعمال، دیگر منشیات کا استعمال، وہ رویے جو تشدد میں معاون ہوتے ہیں، جنسی استحصال میں معاون رویے، وزن کا بڑھنا اور خودکشی کی کوشش جیسے معاملات شامل تھے۔[34]

یعنی ہم جنس پرست افراد اپنے ذہنی سکون اور آرام کے لیے منشیات استعمال کرنے کے عادی ہو جاتے ہیں جیسا کہ مذکورہ بالا سروے کی رپورٹ میں یہ بات سامنے آئی کہ انسانی صحت کو نقصان پہنچانے والی چیزوں کے استعمال میں ہم جنس پرست طلباء کی تعداد زیادہ تھی یعنی ایسے طلباء جو ہم جنس پرستی کا رجحان رکھتے ہیں اس کا ذہنی سکون ختم ہو جاتا ہے پھر وہ ذہنی سکون کے لیے تمباکو، الکوحل اور دیگر منشیات کو استعمال کرتے ہیں جس کی وجہ سے انہیں مزید کئی بیماریوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ہم جنس پرستی اور اسلام:

ہم جنس پرستی یا زنا کسی بھی صورت میں ہو اسلام نے اسے حرام قرار دیا ہے، نہ صرف حرام بلکہ یہ قابل سزا جرم ہے اور اس سے متعلق سخت سزائیں شریعت اسلامیہ میں بیان کی گئی ہیں۔ ان سزاؤں کا مقصد انسان کو بلاوجہ تکلیف پہنچانا نہیں بلکہ اسے ایک ایسے گناہ کے ارتکاب سے روکنا ہے جو کہ نہ صرف معاشرے میں بے حیائی کو فروغ دینے کا باعث بنتا ہے بلکہ اس سے انسانی نسب پر بھی فرق پڑتا ہے ، زنا میں نسب محفوظ نہیں رہتا جبکہ ہم جنس پرستی میں آنے والی نسل کو روک کر ایک طرح سے ان کا قتل کیا جاتا ہے۔ مزید بر آں یہ گناہ

---

[33] Jones, S., *Domestic Violence in LGBT Relationships Targeted*, October 20, 2004, CNSnews.com

[34] www.cdc.gov, CDC Press release, "*CDC Report Finds Gay, Lesbian and Bisexual Students At Greater Risk for Unhealthy, Unsafe Behaviors*," June 6, 2011 Accessed on 03 November 2023 http://www.cdc.gov/media/releases/2011/p0606_yrbsurvey.html

مختلف جسمانی بیماریوں کا سبب بھی بنتے ہیں اور انسان ان گناہوں کی وجہ سے اپنے خالق حقیقی کے سامنے بھی شرمندہ ہو جاتا ہے۔چونکہ یہ گناہ مختلف جسمانی و اخلاقی برائیوں کا مرکب ہے اس لیے اس کی سزا بھی احادیث نبوی ﷺ اور اقوال صحابہ میں سخت بیان کی گئی ہے۔ ماقبل میں ہم اس گناہ کی تاریخ کے ضمن میں لوط علیہ السلام کی قوم کا حال بیان کر چکے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے سخت عذاب سے دوچار کیا اور ان کی پوری بستی کو آسمان تک لے جا کر پلٹ دیا گیا نہ صرف یہ بلکہ ان پر پتھر بھی برسائے گئے۔ اس قوم کے بعد طویل عرصے تک لوگ اس گناہ میں ملوث نہیں تھے لیکن عصر حاضر میں یہ گناہ زور و شور سے رواج پا رہا ہے اور مختلف ممالک اسے قانونی تحفظ فراہم کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ انہی حالات کے پیش نظر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: "اپنی اُمت پر سب سے زیادہ جس چیز کا مجھے خوف ہے، وہ عمل قومِ لوط ہے۔"[35]

آپ ﷺ نے مزید فرمایا: "اگر ذمیوں پر ظلم ہو تو وہ حکومت دشمن کی حکومت ہو جاتی ہے اور جب زنا کی کثرت ہو تو قیدیوں کی کثرت ہو گی اور اگر لواطت کی کثرت ہو تو اللہ تعالیٰ لوگوں سے دستکش اور ان کی طرف سے بے نیاز ہو جاتا ہے، خواہ کسی بھی آفت ناگہانی میں ہلاک ہو جائیں۔"[36] ایک اور حدیث میں ارشاد گرامی ہے: "ملعون ہے وہ جو قومِ لوط کا عمل کرے۔"[37]

المختصر نبی کریم ﷺ نے اپنی احادیث میں اس عمل کے مرتکبین پر نہ صرف لعنت فرمائی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ اس عمل کے کرنے والوں سے اللہ بے نیاز ہو جاتا ہے پھر چاہے وہ کسی بھی ناگہانی آفت سے ہلاک ہو جائیں ۔ مزید برآں دین اسلام میں اس جرم کے مرتکبین کو سخت سزا دینے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ لوگ اس گناہ سے باز رہیں۔ ذیل میں ہم جنس پرستی کی ممانعت اور اس کی سزا سے متعلق احکام درج ذیل ہیں۔

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا[38]

"اور تم میں سے جو مرد اور عورت اس فعل کا ارتکاب کریں انھیں ایذا دو۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور اپنی اصلاح کر لیں تو ان کا پیچھا چھوڑ دو۔ یقیناً اللہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔"

امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ ابو مسلم اصفہانی نے درج بالا آیت کو ہم جنس پرستی سے متعلق قرار دیا ہے۔ ان کی رائے میں اس آیت میں لواطت کی سزا بیان کی گئی ہے۔[39]

[35] Tirmizi, Muhammad bin Esa, *Al-Sunan Al-Tirmizi* (Lahore: Zia-ul-Quran Publications, 2015), Chapter of Hudood, Hadith no: 1462

[36] Al-Jaziri, Abdul Rahman, *Kitab-ul-Fiqh Alaa Al-Mazahib Al-Arba* (Lahore: Publications branch Department of Auqaaf Punjab, 2013), v5, p173

[37] Khatib Tabrezi, Muhammad bin Abdullah, *Mishkaat-ul-Masabeeh* (Lahore: Maktaba Muhammadia, April 2012), Book of Hudood, Hadith no:3583

[38] *Al-Nisaa 4:16*

[39] Al-Razi, Muhammad bin Umar bin Hussain, Fakhar-ul-Din, *Tafseer-e-Kabir* (Berut: Dar-ul-Fikr, 1401 AH), v9, p243

مذکورہ بالا آیت میں صرف یہ حکم دیا گیا ہے کہ جو اس فعل کا ارتکاب کریں ان کو سزا دی جائے لیکن وہ سزا کیا ہونی چاہیے اس بارے میں مزید تفصیل حدیث نبوی ﷺ سے معلوم ہوتی ہے جیسا کہ درج ذیل ہے۔

> حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص کو قومِ لوط کا عمل کرتے پاؤ تو فاعل اور مفعول بہ (بدفعلی کرنے والا اور جس کے ساتھ بدفعلی کی گئی) دونوں کو قتل کر ڈالو۔"[40]

> ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں کو جلا دیا اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن پر دیوار ڈھادی۔[41]

مذکورہ بالا روایات سے ہم جنس پرستی کی سزا قتل معلوم ہوتی ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا لیکن قتل کرنے کے طریقے سے متعلق اختلاف پایا جاتا ہے بعض صحابہ کرامؓ سے ایسے اشخاص کو جلانا اور ان پر دیوار گرا دینا ثابت ہے جبکہ بعض صحابہ کرامؓ کے نزدیک اس عمل کے مرتکبین کو سنگسار کر دیا جائے گا۔ سزا دینے کے طریقے سے متعلق صحابہ کرامؓ کی آراء درج ذیل ہیں۔

سزائے لواطت کے متعلق صحابہ کرام کی آراء:

رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سزائے لواطت دیے جانے سے متعلق تو سب کو اتفاق ہے لیکن کیا سزا ہو؟ اس میں اختلاف ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق فرماتے ہیں کہ حد کے طور پر مرتکبین کو تلوار سے قتل کر دیا جائے، پھر ان کی تذلیل کے لیے دونوں کو جلا دیا جائے تاکہ دوسروں کو عبرت ہو۔ حضرت علی اور اکثر صحابہ کی یہی رائے ہے۔

حافظ منذری کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر، حضرت علی، حضرت عبد اللہ ابن زبیر اور ہشام بن عبد الملک نے لواطت کے مرتکب کو آگ میں جلایا ہے لیکن تلوار سے قتل کرنے یا سنگسار کرنے کے بعد۔[42]

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ لواطت کے مجرموں کو اونچی جگہ مثلاً سر بلند پہاڑ یا اونچی عمارت سے سر کے بل دھکا دے دیا جائے اور یا ان کے اوپر دیوار گرا دی جائے اور پتھر برسائے جائیں کہ دونوں مر جائیں جیسا کہ قوم لوط کے ساتھ ہوا۔[43]

حضرت عبد اللہ ابن زبیر سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ انہیں ایسی متعفن جگہ میں قید کر دیا جائے جہاں کی عفونت سے وہ مر جائیں۔[44]

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ان سے جب کنوارے شخص کے بارے میں جو لواطت کا مرتکب پایا جائے، حکم دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا "یرجم" (یعنی اسے سنگسار کر دیا جائے)۔[45]

---

[40] Muhammad bin Esa Tirmizi, *Al-Sunan Al-Tirmizi*, Chapter of Hudood, Hadith no: 1462

[41] Muhammad bin Abdullah Khatib Tabrezi, *Mishkaat-ul-Masabeeh*, Book of Hudood, Hadith no:3583

[42] Abdul Rahman Al-Jaziri, *Kitab-ul-Fiqh Alaa Al-Mazahib Al-Arba*, v5, p170

[43] Abdul Rahman Al-Jaziri, *Kitab-ul-Fiqh Alaa Al-Mazahib Al-Arba*, v5, p171

[44] Abdul Rahman Al-Jaziri, *Kitab-ul-Fiqh Alaa Al-Mazahib Al-Arba*, v5, p171

[45] Abdul Rahman Al-Jaziri, *Kitab-ul-Fiqh Alaa Al-Mazahib Al-Arba*, v5, p167

مذکورہ بالا روایات میں سزائے لواطت سے متعلق مختلف آراء معلوم ہوتی ہیں جن میں تلوار سے قتل کرنا، اونچی جگہ سے گرانا، متعفن جگہ پر قید کرنا اور سنگسار کرنا وغیرہ شامل ہیں لیکن ان سب میں سے حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ کی رائے قابل ترجیح معلوم ہوتی ہے جس کے مطابق لواطت کے مجرمین کو سنگسار کر دیا جائے خواہ وہ کنوارے ہوں یا شادی شدہ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے امم سابقہ کی شریعت میں بھی سنگساری کی سزا رکھی تھی۔ قوم لوط کے بارے میں ارشادی باری تعالیٰ ہے "لنرسل علیهم حجارة من طین"(تاکہ ہم اس قوم پر پتھر برسائیں) لہٰذا یہی طریقہ صحیح معلوم ہوتا ہے کہ ہم جنس پرستی کرنے والے مرد وزن کو سنگسار کر دیا جائے۔

سزائے لواطت کے متعلق فقہائے کرام کی رائے:

ائمہ فقہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ سدومیت شرعاً فعل حرام ہے اور بے حیائی کا کام ہے بلکہ یہ جرم زنا سے بڑا اور کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ ہے۔ اس کے حرام ہونے کے بارے میں احادیث متواترہ آئی ہیں اور اس کے مرتکب پر لعنت آئی ہے جبکہ اس جرم کے ثبوت کے لیے گواہوں کی تعداد کے بارے میں علماء میں اختلاف ہے۔

مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کہتے ہیں کہ جرم لواطت کے ثبوت کو بھی ثبوت زنا کی طرح شہادت درکار ہے لہٰذا چار معتبر اشخاص، جن میں کوئی عورت نہ ہو، کی گواہی کے بغیر یہ جرم ثابت نہیں ہوگا اور ان گواہوں کو سرمہ دانی میں سلائی کی طرح چشم دید گواہی دینا ہوگی۔[46]

حنفیہ کہتے ہیں کہ لواطت کے بارے میں شہادت دینا زنا کی شہادت سے مختلف ہے کیونکہ مرد کے ساتھ بدفعلی کا گناہ زنا کے گناہ سے ہلکا ہے اور اس جرم کی حیثیت اُس جرم کی حیثیت سے کم ہے۔ اس گناہ سے نہ نسل میں گڈمڈ ہوتی ہے اور نہ عزت پر حرف آتا ہے، لہٰذا اس کا ثبوت صرف دو گواہوں کی شہادت سے ہو سکتا ہے۔[47]

جرم ثابت ہونے کے بعد مرتکبین کو سزا دینے کے حوالے سے فقہاء کی آراء درج ذیل ہیں۔

مالکیہ حنابلہ اور ایک روایت کی رُو سے شافعیہ بھی کہتے ہیں کہ لواطت کی حد (یا سزائے شرعی) یہ ہے کہ لواطت کرنے اور کرانے والے دونوں کو سنگسار کر کے ہلاک کر دیا جائے، خواہ وہ شادی شدہ ہوں یا کنوارے۔[48]

ایک اور روایت کی رُو سے شافعیہ کہتے ہیں کہ لواطت کی سزا بھی وہی ہے جو زنا کی ہے۔ پس اس میں شادی شدہ ہونے (یا نہ ہونے) کو ملحوظ رکھا جائے گا۔ سعید بن مسیب، عطاء بن ابی رباح، حسن بصری، قتادہ، نخعی، ثوری، اوزاعی، ابو طالب اور امام یحیٰ رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔ یہ اصحاب کہتے ہیں کہ اس بدفعلی کا مرتکب کنوارا ہو تو اسے درہ زنی اور جلاوطنی کی سزا دی جائے اور شادی شدہ ہو تو سنگسار کر کے ہلاک کر دیا جائے، کیونکہ یہ بھی زنا ہی کی ایک قسم ہے۔[49]

حنفیہ کہتے ہیں کہ جرم لواطت کے لیے کوئی حد نہیں ہے لیکن حاکم اسلام پر واجب ہے کہ وہ اپنی رائے کے مطابق سزا دے تاکہ مجرم کو تنبیہ ہو۔ اگر اس فعل کو دوبارہ کرے اور اپنی حرکت سے باز نہ آئے تو سزا کے طور پر، حد کے طور پر نہیں، اسے تلوار سے قتل کر دیا جائے۔ اس بارے میں کوئی صراحت شرعی نہیں ہے۔ امام شوکانی نے اپنی کتاب "تعلیق" میں اسی رائے کا اظہار فرمایا ہے۔ ظاہر ہے کہ

---

[46]Abdul Rahman Al-Jaziri, *Kitab-ul-Fiqh Alaa Al-Mazahib Al-Arba*, v5, p167

[47] Abdul Rahman Al-Jaziri, *Kitab-ul-Fiqh Alaa Al-Mazahib Al-Arba*, v5, p167

[48]Abdul Rahman Al-Jaziri, *Kitab-ul-Fiqh Alaa Al-Mazahib Al-Arba*, v5, p167

[49]Abdul Rahman Al-Jaziri, *Kitab-ul-Fiqh Alaa Al-Mazahib Al-Arba*, v5, p169

اس مسلک میں ان دلائل کے خلاف کوئی بات نہیں ہے جو سزائے لواطت کے بارے میں مذکور ہوئے اور جو بالعموم زنا کے بارے میں آیات واحادیث متواترہ سے اخذ کیے گئے ہیں۔[50]

حنفیہ میں سے ابو یوسف اور امام محمد نے امام اعظم کی اس رائے سے اختلاف کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ لواطت بھی شہوت رانی ہے اور بعض اصحاب کے نزدیک اس میں اور عورت کے ساتھ شہوت رانی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ لہٰذا کنوارے کو درہ زنی کی سزا دی جائے اور شادی شدہ میں اگر محصن ہونے کی تمام شرائط موجود ہوں تو اسے سنگسار کر دیا جائے۔[51]

صاحبین کہتے ہیں کہ صحابہ کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ انہیں زندہ نہ چھوڑا جائے۔ البتہ ان کی سزاؤں کی سختی کے بارے میں اختلاف ہے۔ لہٰذا ہم نے اس کی بابت ایسے قول کو اختیار کر لیا ہے جس پر سب کا اتفاق ہے۔ انہوں نے حضرت علیؓ کے اس قول کو ترجیح دی کہ اس کے مرتکبوں پر حد جاری کی جائے۔[52]

مذکورہ بالا بحث کے نتیجہ میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ لواطت کا عمل قرآن، حدیث، صحابہ کرام کے اقوال اور آئمہ سب کے نزدیک بالاتفاق حرام ہے البتہ اس کی سزا کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کیونکہ اس کے لیے باقاعدہ کوئی حد مقرر نہیں فرمائی گئی بلکہ فقہائے کرام نے زنا کی سزا سے متعلق آیات واحادیث سے اس کی سزا سے متعلق احکام کا استنباط کیا ہے۔ راقم الحروف کی ذاتی رائے یہ ہے کہ چونکہ یہ عمل زنا سے زیادہ بدتر ہونے کے ساتھ ساتھ معاشرے کو جنسی تسکین کے جائز ذرائع سے دور کرتا ہے جس کی وجہ سے نہ صرف فحاشی پھیلتی ہے بلکہ عورتوں کے بجائے مردوں سے جنسی خواہش کو پورا کر کے آنے والی نسل کا بھی قتل عام کیا جاتا ہے، اس کے علاوہ یہ عمل مختلف بیماریوں کا بھی سبب ہے جن کا نتیجہ اکثر موت کی صورت میں سامنے آتا ہے تو اس کی روک تھام کے لیے اس عمل کے مرتکبین کو سنگسار کر دینا چاہیے کیونکہ قوم لوط علیہ السلام کے ساتھ بھی یہی رویہ اپنایا گیا تھا ان کی بستی کو الٹ کر ان پر پتھر پھینکے گئے پھر حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ وغیرہ کی بھی یہی رائے ہے اور اسی سزا کو اپنا کر معاشرے میں اس گناہ کے بڑھتے ہوئے رجحان کو کم کیا جا سکتا ہے۔

خلاصہ بحث:

تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی انسان نے قوانین فطرت سے منہ موڑا ہے تو اسے کئی طرح کے مسائل کا سامنا کرنا پڑا ہے کچھ یہی معاملہ ہم جنس پرستوں کے ساتھ بھی ہے۔ یہ وہ گروہ ہے جس نے جنسی خواہشات کی تکمیل کے لیے اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانین کو توڑا اور ناجائز ذرائع کو اختیار کیا جس کی وجہ سے انہیں کئی قسم کے مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جن میں منشیات کا استعمال، گھریلو تشدد، معاشرتی لعن طعن، اعصاب کی کمزوری، یادداشت کی کمزوری وغیرہ اہم مسائل ہیں۔ مزید بر آں یہ طبقہ غضب الٰہی کو بھی لگاتار دعوت دے رہا ہے۔ لیکن حیرت انگیز بات یہ ہے کہ تمام الہامی شریعتوں میں ممانعت اور طبی و معاشرتی مسائل سامنے آنے کے باوجود اس نقطہ نظر کے افراد کو قانونی تحفظ دیا جا رہا ہے۔ شروع میں یہ وباء صرف یورپی اور مغربی ممالک تک محدود تھی لیکن عصر حاضر میں مشرقی ممالک اور بالخصوص وسطی ایشیائی ممالک میں اس کو قانونی حیثیت دلوانے کے لیے زور و شور سے کام ہو رہا ہے۔ نہ صرف دیگر ممالک بلکہ

[50]Abdul Rahman Al-Jaziri, *Kitab-ul-Fiqh Alaa Al-Mazahib Al-Arba*, v5, p169

[51]Abdul Rahman Al-Jaziri, *Kitab-ul-Fiqh Alaa Al-Mazahib Al-Arba*, v5, p170

[52]Abdul Rahman Al-Jaziri, *Kitab-ul-Fiqh Alaa Al-Mazahib Al-Arba*, v5, p170

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں بھی ایک خاص طبقہ کی جانب سے ایسے لوگوں کی بھرپور حمایت جاری ہے۔ یہ لوگ شاید اس کے نتائج سے ناواقف ہیں یا پھر جان بوجھ کر منہ موڑ رہے ہیں لیکن معاشرے میں اس عمل کی وجہ سے نہ صرف معاشرتی اخلاق میں بگاڑ پیدا ہو رہا ہے بلکہ مختلف معاشرے اس کی وجہ سے نئے طبی مسائل سے بھی الجھ رہے ہیں۔ مذکورہ بالا بحث میں ہم جنس پرستی کے چند نقصانات واضح کیے گئے ہیں جبکہ ان کے علاوہ بھی بے شمار نقصانات ایسے ہیں جو کہ ہم جنس پرست لوگوں کی دنیاوی زندگی کو ناکارہ بنا دیتے ہیں۔ ہم جنس پرستی زنا سے بھی زیادہ گھناؤنا عمل ہے لہٰذا اس برائی کے حامل افراد نہ تو معاشرے کے لیے مفید ہوتے ہیں اور نہ ہی اپنی اخلاقی روایات کا پاس رکھ سکتے ہیں مزید برآں ایسے لوگ نہ صرف اپنی عائلی زندگی کا گلا گھونٹ دیتے ہیں بلکہ انہیں ہر جگہ ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان تمام برائیوں کے مرتکب ہونے کی وجہ سے اسلام نے اس گناہ کے ارتکاب پر مجرم کو سخت سے سخت سزا دینے یہاں تک کہ قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ تمام نقصانات تو دنیاوی اور عارضی ہیں لیکن سب سے بڑا نقصان آخرت کے عذاب کی صورت میں ان افراد کا منتظر ہے ۔ لہٰذا ایسے تمام لوگوں کی اخلاقی و طبی رہنمائی کی ضرورت ہے تاکہ وہ اس خباثت سے خود کو بچا سکیں اور جنسی تسکین کے جائز ذریعہ (نکاح) کو اپنا کر دنیا و آخرت کے عذاب سے چھٹکارا حاصل کر سکیں۔